SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, April 23, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past four in the evening, with Mr. Presiding Officer (Ch. Muhammad Anwar Bhinder) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا کل شی خلقنہ بقدر O وما امرنآ الا واحدۃ کلمح با لبصر O
ولقد اھلکنآ اشیاعکم فھل من مدکر O وکل شی فعلوہ فی الزبر
O و کل صغیر وکبیر مستطر O

ترجمہ: ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے۔ اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔ اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ اور جو کچھ انہوں نے کیا (انکے) اعمال ناموں میں (مندرج) ہے۔ (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر (چوہدری محمد انور بھنڈر) : جزاک اللہ ۔ جی جناب عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب چیئرمین صاحب میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ اس مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں گزشتہ ماہ -----

(interruption)

Syed Qaim Ali Shah: The House is not in order. There is no quorum. There is no Minister. Government benches are totally empty except two or three people. You can notice this.

Mr. Presiding Officer: Do you point out quorum or do you have serious complaint about the Ministers?

Syed Qaim Ali Shah: I point out quorum as well as the importance of quorum.

Mr. Presiding Officer: Let the bells be rung for five minutes.

[The Bells were rung for five minutes]

Mr. Presiding Officer: Let there be count now.

The House is still not in quorum. It is adjourned for fifteen minutes.

[The House was then adjourned for fifteen minutes]

(The House reassembled after interval with Mr. Presiding Officer Ch.Mohammad Anwar Bhinder) in the Chair.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Presiding Officer: Leave Applications.

جناب شفقت محمود نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر 23 اور 24 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب عبدالصمد ڈوگر نے نجی مصروفیات کی بناء 23

اور 24 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب غلام قادر چانڈیو ذاتی مصروفیات کی بناء پر 20 اور 21 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون نے ذاتی وجوہات کی بناء پر 23 اور 24 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چوہدری اعتزاز احسن ہسپتال میں داخل ہونے کی وجہ سے 22 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب نثار محمد خان ذاتی مصروفیات کے باعث 20 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب سر انجام خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر 24 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین صاحب سوموار اپریل کو جو

unfortunate واقعہ ہوا جس میں Leader of the Opposition جناب اعتزاز احسن صاحب اور Former Law Minister میاں رضا ربانی صاحب کو بڑی چوٹیں آئیں ۔ اس ہاؤس میں اس ایشو پر کافی ڈیبیٹ ہوتی رہی ہے۔ واقعہ اتنا گھمبیر تھا کہ تقریباً ہر ممبر نے کھڑے ہو کر اس کو condemn کیا۔

Mr. Presiding Officer: There should be no crossing of the floor.

Qazi Muhammad Anwar: We are coming to the House.

Mr. Presiding Officer: Yes, you are coming to the House but you should not cross the line.

Qazi Muhammad Anwar: If you don't want us to come to the House.

Mr. Presiding Officer: No, no we want that you should come in the House but there is a decorum and there is a rule. You should come that way, not this way, not between the speaker and the Chairman.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Is this in the rule?

Mr. Presiding Officer: Yes it is in the rules and the parliamentary procedure.

Qazi Muhammad Anwar: Which rule says that?

Mr. Presiding Officer: Yes, it is in the parliamentary procedure that whenever a member is speaking, no member can pass between the Speaker and the Chairman.

Qazi Muhammad Anwar: Let first discuss this which way member has to come to the House.

Mr. Presiding Officer: Yes, the member should come from that way.

Qazi Muhammad Anwar: This is not a class room, Mr. Presiding Officer, this is the House and this has no Headmaster for presiding the House.

Mr. Presiding Officer: This is not the class room. Qazi Sahib this is the established practice and the parliamentary precedent.

Qazi Muhammad Anwar: I know that. I saw this is in no way parliamentary practice that a man can not walk in front of the Presiding Officer, they can walk in front of the Presiding Officer.

Mr. Presiding Officer: That is the rule.

Qazi Muhammad Anwar: There is no such rule. Where is the rule and show me the rule. There is no such rule. I say this is the Constitution, show me that rule.

Mr. Presiding Officer: I will let you know the parliamentary precedence, the parliamentary procedure.

Qazi Muhammad Anwar: I say I know it, I am not asking for that. I am saying this House has to be controlled by the Rules of Procedure and Conduct of Business, 1988, show me a single rule which prescribe this that we will come from this side or that side.

Mr. Presiding Officer: Yes, I will show you.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, you have interrupted me, you have said that I don't know the manner of coming in the House.

Mr. Presiding Officer: No, no, I have not said that. I have only pointed out that this is the parliamentary precedence.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب اگر آپ اجازت دیں تو انہیں بتا دیں۔

Mr. Presiding Officer: Yes.

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir, Rule No. 199 and sub rule (clause) 4, this is page-82, "while the Senate is sitting, a member shall not pass between the Chair and the any member who is speaking.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Yes Mr. Safdar Abbasi.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں اس مسئلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا چونکہ اجلاس ابھی شروع ہوا تھا تو بہت سے ممبران اندر آئے ۔ تو میرے خیال میں اس وقت چونکہ بہت سے ممبران اندر آ رہے ہوتے ہیں تو اس وقت اس قسم کی کوئی اگر چیز ہو بھی جائے تو میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں جس کو اتنا serious لیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Yes, please proceed with your point of order.

POINT OF ORDER;RE: INCIDENT AT THE MAIN GATE OF THE PARLIAMENT HOUSE, WEHRE LEADERS OF THE OPPOSITION IN THE SENATE INJURED, MANY DEMONSTORATRS WERE ARRESTED. AND THE CONSEQUENT MEETING BETWEEN THE OPPOSITION AND THE GOVERNMENT.

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, thank you very much.

جیسا کہ میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ اس دن کے incident کے بعد تقریباً پورے پاکستان کے اندر اور پورے National Press میں اور National Assembly اور Senate کے اندر ہر ممبر نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا اور جو واقعات ہوئے جس کے بعد ہمارے سینٹ کے senior

ارکان زخمی ہوئے۔ اس میں ایک universal condemnation تھی ۔ پھر اس کے بعد جناب آپ کے علم میں ہے کہ جب راجہ ظفرالحق لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، میں ذاتی طور پہ ان کی عزت بھی کرتا ہوں۔ وہ جب پہلی بار ہاؤس میں تشریف لائے تو انہوں نے کوشش کی کہ جو ہاؤس کا ایک atmosphere تھا اس کو cool down کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کے نتیجے میں گورنمنٹ اور اپوزیشن کے درمیان کل ایک میٹنگ ہوئی ۔ گورنمنٹ سائیڈ کو راجہ ظفرالحق صاحب لیڈ کر رہے تھے اور اپوزیشن کی سائیڈ کو ہمارے بزرگ ساتھی سینیٹر اجمل خٹک صاحب لیڈ کر رہے تھے اور ان مذاکرات کے نتیجے میں ایک معاہدہ تہہ پایا جس کی بنیاد پہ اپوزیشن نے اپنے protest کو مؤخر کیا۔ اس معاہدے کے تحت پہلا point تھا کہ جتنے گرفتار شدہ سیاسی کارکن جو کہ پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے تھے ان کو رہا کیا جائے گا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے جناب کہ ابھی بھی آٹھ کارکن جس میں چار خواتین شامل ہیں ابھی تک اڈیالہ جیل میں بند ہیں۔

اور جو گیارہ کارکن رہا ہوئے وہ حکومت کی مہربانی سے رہا نہیں ہوئے باقاعدہ ان کی ضمانتیں لی گئیں۔ جو ایک procedure ہوتا ہے ایک FIR Register کی گئی تھی اس FIR کو سامنے رکھتے ہوئے وہ لوگ کورٹ میں گئے ۔ کورٹ نے ان کی ضمانتیں لیں۔ مچلکے بھرے اپنے ضمانتی لائے اور روبکار issue ہوئی اور اس کے بعد وہ گیارہ کارکن رہا ہو کر باہر آئے ۔ تو جناب اس رہائی میں حکومت کا کوئی عنصر شامل نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پہ جو وعدہ کیا گیا اس کے بعد اس کو pursue کرنے کی کوئی زحمت گوارہ نہیں کی گئی۔ دوسرا point جناب یہ تھا کہ FIR میں سے جتنے بھی پارلیمنٹیرین حضرات کے نام تھے جن میں کچھ MNAs کچھ سینیٹر تھے ان کے نام اس میں سے withdraw کیے جائیں گے لیکن ابھی تک میری اطلاع یہ ہے کہ ایک گھنٹے پہلے تک اس issue پہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ تیسرا جناب یہاں پہ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ جو دو counter complaints ہیں جس میں ایک میری طرف سے ہے administration کے اوپر کہ انہوں نے قاتلانہ حملہ کیا میاں رضا ربانی اور جناب اعتزاز احسن کے اوپر اس کی FIR درج کی جائے گی۔ لیکن ایک گھنٹہ پہلے تک میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس issue پہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔ تو تین بنیادی issues تھے جن کی بنیاد پر حکومت نے یہ وعدے کیے جناب کیا حکومت صرف یہ کہ وقت ٹپاؤ پالیسی کے تحت چل رہی ہے۔ after all اتنے senior level پہ جس میں حکومت کے senior ترین لوگ شامل تھے حافظ فضل محمد صاحب ، اکرم شاہ صاحب ، جناب تقریباً

ساری اپوزیشن جو اس وقت ہے اجمل خٹک صاحب کی سربراہی میں وہ وہاں بیٹھی تھی اس کے بعد ایک معاہدہ طے پاتا ہے لیکن جب آپ ایک دن یا چوبیس گھنٹے بعد ایک ہمارا بنیادی issue تھا کہ جی اتنا بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔ کم ازکم آپ ان کے خلاف کوئی کارروائی کریں۔ لیکن حکومت شاید بیوروکریسی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی ہمت نہیں رکھتی، کوئی جرات نہیں رکھتی یا پتہ نہیں ان کی حکومت چلا کون رہا ہے۔ مجھے تو افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ یٰسین وٹو صاحب ہمارے بزرگ ہیں، میری والدہ کے ساتھ وہ اسمبلی میں رہے ہیں۔ مجھے تو کبھی کبھی افسوس ہوتا ہے کہ ہمیں کھڑے ہو کر ان سے تلخ اور ترش قسم کی باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ تو حکومت میاں صاحب کو پارلیمینٹری افیئرز کا وزیر بنا کے سامنے کھڑا کر دیتی ہے لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ چلا کون رہا ہے ان کی حکومت۔ After all آپ سینٹ کے فلور کے اوپر ہیں، آپ نیشنل اسمبلی کے فلور کے اوپر کھڑے ہو کر باتیں کرتے ہیں اور پھر اپنے وعدے بھول جاتے ہیں۔ یعنی اک بنیادی بات جو تھی کہ ہم نے کہا کہ جی ٹھیک ہے ہاؤس کمیٹی بنے گی اس میں ہم discuss کریں گے کہ جی ان لوگوں کے خلاف کیا ایکشن ہونے چاہئیں لیکن جو وعدے آپ نے کیے، ہم نے نہیں کئے، اپنی مرضی سے انہوں نے کئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا، ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا یہ ہو سکتا ہے، ہم نے کہا کہ ہو سکتا ہے تو آپ کریں۔ تو پھر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں میاں صاحب سے کیا پوچھوں، حکومت ان کی چلا کون رہا ہے، حکومت کر کیا رہی ہے وہاں پہ۔ مجھے یقین ہے جو ساتھی پیچھے بیٹھے ہیں ان کا بھی یہی خیال ہے، ان کو بھی کچھ پتہ نہیں ان کی حکومت کون چلا رہا ہے۔ کون سی قوتیں ہیں جو حکومت چلا رہی ہیں۔ جو حکومت چلا رہا ہے اس کو لے کے آئیں یہاں پر۔ ہم پوچھیں ان سے کل جو آپ نے وعدہ کیا تھا؛

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عباسی صاحب وزیر صاحب کا جواب سن لیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میری بات سنیں جناب۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ جناب راجہ ظفرالحق جیسے سینئر آدمی اگر وہ اپنے کئے ہوئے وعدے پورے نہیں کروا سکتے تو اس حکومت میں اور کون ہے جو اپنے وعدے پورے کر سکتا ہے۔ میری جناب آپ سے گزارش ہے کہ جی ایک بات یہاں ہوئی ہے، اتنے سارے بزرگوں سے وعدے کر کے ان کو آپ نے ہاؤس میں لا

کے بٹھا دیا لیکن آپ نے کیا کیا ہے۔یہ تین issues میں نے اٹھائے ہیں۔ ان تینوں پہ میاں صاحب سے فرداً فرداً جواب چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب وزیر صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب آپ نے ایک تو release of worker فرمایا تھا اور پارلیمنٹیرین کے کیسز withdrawn کرنے کے لئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کراس FIR کا تھا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: ہمارے کارکنوں کی رہائی' دوسرا تھا پارلیمنٹیرین کے خلاف کیسز withdrawn ہو نگے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: ایک تو میں عرض کروں گا کہ ایک بات کی وضاحت یہ تھی کہ جہاں تک worker کا تعلق ہے ان کو release کیا جائے گا' ان کے کیسز کی واپسی کی بات نہیں تھی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب release بھی نہیں کیا گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عباسی صاحب جواب سن لیں سارا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: صفدر عباسی صاحب اللہ کے فضل و کرم سے اتنے جذباتی ہیں کہ دوسرے کی بات نہیں سنتے ' میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ کورٹ نے بھی جن کو release کیا ہے تو کیا گورنمنٹ نے ان کو oppose کیا ہے۔ ہماری statement کے بعد ۔جناب چیئرمین ایک طریقہ ہوتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میاں صاحب ' خٹک صاحب پہلے بولنا چاہتے ہیں ان کو بول لینے دیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: یہاں پر آپ بھی موجود تھے ' چیئرمین صاحب بھی موجود تھے ۔فیصلہ یہ ہوا کہ ہم وہاں بیٹھ کے اس کا تصفیہ کر لیتے ہیں۔ وہ ہو گیا۔ ہاؤس کے سامنے اس کو پیش کیا گیا۔ پورے ہاؤس کا وہ اب استحقاق ہے' حق ہے کہ وہ جو فیصلہ ہوا اس پہ عمل کیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ اس میں یہ تھا کہ ان سب کو رہا کیا جائے گا۔ ضمانت کی بات تو ان کا

حق ہے۔ جیسا انہوں نے ضمانت کی درخواستیں دیں تو ضمانت کی منظوری حکومت کی مہربانی سے نہیں ہوئی۔ یہاں فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ان کو release کیا جائے گا۔ اگر اس سے کوئی انکار کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ غلط بیانی ہوگی ۔ تو release کرنے کا فیصلہ ہوا تھا ' اعلان ہوا ہے۔ ان کو release نہیں کیا گیا۔ اس فیصلے کی جو کل ہم نے کیا، خلاف ورزی ہوئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میاں صاحب کا جواب سن لیں ' شاید اس میں ساری بات کی وضاحت ہو جائے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ آپ ہماری بھی بات سنیں۔ دیکھیں یہ جو پارلیمنٹیرین کے ساتھ واقعہ ہوا ہے اور مظاہرین کے ساتھ، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا۔ میں اپوزیشن کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایک راستہ نکالا ہے۔ کبھی پاکستان کی تاریخ میں نہیں ہوا ۔ مارشل لاء کی تاریخ میں سنا ہے۔ جمہوری تاریخ میں جہاں پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا ہو۔باہر اگر مظاہرین ہوں اور وہ بھی کوئی بہت بڑی تعداد میں نہیں تھے۔ چیئرمین صاحب آپ خود اندازہ لگائیں ۔ اس کے لئے طاقت کا استعمال کرنا ،وہ بھی پارلیمنٹیرین کو ڈنڈے سے مارنا اور وہ زخمی حالت میں پڑے ہوں۔ میں اپوزیشن کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے کم از کم جرأت کا مظاہرہ کیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ڈاکٹر صاحب ان کے سوالات کا جواب تو آنے دیں۔Yes please Minister for Parliamentary Affairs.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ڈاکٹر صاحب میں عرض کر رہا ہوں کہ ان کا جواب تو سن لیں۔ آپ نہیں چاہتے کہ صفدر عباسی کا جواب دیں۔ آپ نہیں چاہتے ۔ Yes please,

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ مناسب ہوگا کہ میں یہ راجہ صاحب سے بھی چیک کرتا ہوں اور concerned لوگوں سے بھی چیک کرکے پھر ایوان کو اطلاع دیتا ہوں۔

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ باتیں بغیر پوچھے نہیں بتائی جاتی ہیں۔ باتیں ہمیشہ پوچھ کر ہی بتائی جاتی ہیں۔

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں نہیں پوچھتا۔ میں بیٹھا ہوں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Mr. Muhammad Rafiq Rajwana.

ملک محمد رفیق رجوانہ۔ گزارش یہ ہے کہ تھوڑا سا میں اس میں interpret کر دوں
کہ آدمی release کیسے ہوتا ہے۔ agreement کی حد تک بات ٹھیک ہے۔

we are for that, it must be implemented because they were our parliamentarians, those who were attacked by the police and everybody has shown the regrets and they had condemned it. When a case is registered and the person is sent behind the bars, nobody can be released by the Executive Order that a compromise has been effected here or people have reached to some agreements, and they have sent this agreement to the jail authorities and the man will be released. After all the law has to take its course. The only way for their relase was that bail application was to be moved, otherwise if the case is withdrawn by the District Magistrate, under the provisions of the Cr.P.C. then they would have been released, that this case has been withdrawn.

So, for the information of my learned friend Dr. Safdar Abbasi, the law says, the Criminal Procedure Code says that under Section 497, their bail applicatioins were to be applied before the court and the Government had to do this that the Government Prosecutor had not to oppose that. This is the only procedure but we believe that agreement should be implemented and as far as the withdrawal of the case is concerned, against our parliamentarians, definitely it should be withdrawn and the" Zimni" should be recorded by the local police that their cases are withdrawn. Their names are rather deleted from

the FIR. It would not be withdrawal of the cases, their names would be deleted from the FIR. So, my humble submission is that on this question of law that how they were to be released? They were not to be released by the agreement to be acted upon which was reached by the parties in the House. The jail authorities had to comply with that. No. Not at all. But anyhow we are for this that it must be implemented.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میاں صاحب یہ جو تین پوائنٹس صفدر عباسی نے اٹھائے ہیں اور جن پر ایگری منٹ ہوا تھا اور اجمل خٹک صاحب نے بھی کہا ہے کہ اس کے بارے میں راجہ صاحب سے بات کرکے آپ آج ہی ایک statement ایک گھنٹے کے بعد دے دیں تاکہ ان تمام کی وضاحت ہو سکے اور معاملات کی وضاحت ہو سکے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہی تو میں نے عرض کیا تھا۔ ہمارے ساتھی اس چیز پر ناراض ہو گئے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ یہ سارے ہاؤس کی توہین کا مسئلہ ہے۔ اس پر ہم واک آؤٹ بھی کریں گے۔یہ کوئی مذاق ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر صاحب سوال یہ ہے کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس کا سوال نہ آئے۔ڈاکٹر صاحب آپ کی ڈبیٹ میں شمولیت ہو گئی ہے سوال یہ ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سوال یہ ہے کہ آپ اس کے متعلق کوئی وضاحت سننا بھی پسند فرماتے ہیں۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ ایک گھنٹہ کے اندر پتہ کرکے ان تینوں پوائنٹس پر ایوان کے اندر statement دیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ چیئرمین صاحب، آپ سے ایک استدعا کرتے ہیں۔ ایک گھنٹے کے اندر یہ کیوں پتہ کریں۔ اگر یہ ایوان کے اندر آئے ہیں اور ان کو پتہ ہے کہ ایک مسئلہ کمیٹی میں طے ہوا ہے۔ ہاؤس کمیٹی نے طے کیا ہے۔ یہ کیوں تیاری کے ساتھ نہیں آتے۔ آپ کیوں defend کرتے ہیں ان کو؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔اس وقت وہ جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔یہ کیوں پوزیشن میں نہیں ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔وہ یہی کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔پھر ہاؤس میں آنے کا فائدہ کیا ہے اگر سرکاری بنچز اپنے طور پر تیاری کر کے نہیں آتے اور ایسے مسئلے پر جو سب سے زیادہ اختیار والا مسئلہ تھا۔اپوزیشن نے تو اس کے لئے بہت تعاون کیا تھا۔اگر اس مسئلے پر بھی یہ تیار ہوکر نہیں آتے تو پھر یہ کس مسئلے پر تیار ہوں گے۔یہ کب تیار ہوں گے جناب۔میں سمجھتا ہوں واک آؤٹ کرنا چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ۔جناب اس کے لئے پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو ایڈجرن کیا جائے۔راجہ صاحب تشریف لے آئیں۔ He should make a statement in the House ان کو آنا چاہیئے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر حئی صاحب نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ اس کے لئے کافی ہیں۔اس ہاؤس کی توہین ہوئی ہے۔وہ اس پورے ہاؤس کا کام ہے۔اس ہاؤس کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔اس طرف سے کوئی بھی اٹھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ راجہ صاحب نے یہ نہیں کہا کہ ہمارا فیصلہ ہوا۔فیصلہ یہ ہوا کہ وہ مقدمات واپس لئے جائیں گے۔قیدیوں کو رہا کیا جائے گا،وغیرہ وغیرہ۔کوئی یہ کہے تو ہمیں حیرت ہوگی لیکن کہہ تو دیں۔یہ صورتحال ہے جو آپ نے کہا تو اس کے بعد یہ توہین ہوئی ہے۔اس لئے ہم پندرہ منٹ کے لئے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب جو point صفدر عباسی نے raise کئے ہیں۔ہمارے وزیر جو پرانے پارلیمنٹیرین بھی ہیں ان کے لئے معقول یہی تھا کہ تیاری کے بعد ہی جواب دیا جاتا۔جلد بازی میں اگر ہر کام کیا جائے تو یہ بات مناسب نہیں ہے۔

نمبر دو یہ ہے کہ جناب یہ پارلیمنٹ کی تاریخ میں وہ دن بھول گئے جب مفتی محمود جیسی بزرگ ہستی کو اسمبلی سے اٹھا کر باہر پھینکا گیا۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ اگر کوئی کمیٹی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی ہے تو اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہونا چاہیئے۔

ہمارے قائد ایوان نے یہ statement دی تھی کہ ہم نے یہ فیصلہ کرلیا ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی کوئی طریقہ کار ہوتا ہے۔ F.I.R. کاٹی گئی ہے تو اسے یکدم withdraw کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ جو ایوان کے اندر فیصلے ہوئے ہیں تو ان فیصلوں کے مطابق اگر کچھ لوگوں کی bail ہوئی ہے تو حکومت کی طرف سے oppose نہیں کیا گیا ہے اور وہ bail ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ باقی مقدمات اور جو پارلیمنٹیرین کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے وہ اصول اور قانون کے مطابق ہوں گے۔ یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ زبردستی پارلیمنٹ کی توہین کا راگ الاپا جائے۔

جناب تصویر کے دونوں رخ دیکھے جائیں۔ اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو معلوم کریں کہ کیوں ہوئی ہے؟ آیا اس کی کیا وجوہات ہیں؟ کمیٹی اگر بنائی گئی ہے تو اس کے ناموں کا اعلان کیا جائے۔ اور ہمارے قائد ایوان راجہ ظفر الحق صاحب کا کام ہے کہ وہ آئیں اور جواب دیں۔ جلدبازی میں اگر کوئی کام ہوتا ہے تو یہ ہرگز ہم بھی برداشت نہیں کریں گے۔ آپ ہمیں اجازت دیں ہم بھی ان کو منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

Mr. Ihsan-ul-Haq Paracha: He sould make a statement in the House.

Mr. Presiding Officer: Order please. Item No.2. That stands in my name. That cannot be presented today So, it is deferred for tomorrow. No. 3 is the same. No. 4 is also in my name. That is also deferred for tomorrow. Then, item No. 5. That is also in my name. That is also deferred. Then we pass on to item No.6, Qazi Muhammad Anwar. He has to present the report. I think that should also be deferred for tomorrow.

Dr. Jamiluddin Aali: For 15 minutes and not tomorrow. Sir, I think you have the discretion to defer it only till the return of the member concerned.

Mr. Presiding Officer: Yes, till the return of Qazi Muhammad Anwar. Then the same. Now we pass on to item No. 8. Yes please.

LAYING OF ORDINANCES

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: I lay before the Senate the following ordinances as required by Clause 2 of Article 89 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

(1) The Transfer of Railways (Amendment) Ordinance, 1998 (I of 1998).

(2) The Ehtesab (Amendment) Ordinance, 1998 (II of 1998).

(3) The National Registration (Amendment) Ordinance, 1998 (III of 1998).

(4) The Sales Tax (Amendment) Ordinance, 1998 (IV of 1998).

Mr. Presiding Officer: All the four ordinances are laid on the table of the House. Item No.9.

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir, I lay before the Senate the Second Report for the year 1997-98 of the Central Board of Directors of the State Bank of Pakistan, on the State of Pakistan's Economy, before the Senate, as required under Section 9A (f) of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

PRESENTATION OF A REPORT

Mr. Presiding Officer: The report stands laid on the table of the House.

Dr. Jamiluddin Aali: Sir, I wish to submit to you and to the Minister concerned for consideration that this report which has been tabled now, State Bank Report, should be discussed before the next budget session in this House. Sir, last year it was postponed every time. It is a very important report which reflects the state of our economy.

Mr. Presiding Officer: Minister, please take into consideration.

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir, I have taken note of it.

Mr. Presiding Officer: Next item.

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir, I introduce the bill further to amend the Compulsory Service in the Armed Forces Ordinance, 1971 [The Compulsory Service in the Armed Forces (Amendment) Bill, 1998].

Mr. Presiding Officer: The bill further to amend the Compulsory Service in the Armed Forces Ordinance, 1971 [The Compulsory Service in the Armed Forces (Amendment) Bill, 1998] stands introduced and it is referred to standing committee concerned.

GRATITUDE MOTION

Re: THE COMMENCEMENT OF THE DEBATE ON THE PRESIDENTIAL ADDRESS.

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir, I move the following motion:-

"This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for

his address to both the Houses assembled together on 23rd February, 1998."

Mr. Presiding Officer: The motion moved is that this House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 23rd February, 1998.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Yes, it has started now. Any member can speak. The worthy Chairman has fixed the date and today is that date and we have to commence the debate on this address.

Dr. Jamiluddin Aali: Sir, how will you arrange the order of the debate. Will the government start or that side start or any member. The tradition has been that first speech comes from the government side and then the opposition.

Mr. Presiding Officer: Normally, this debate starts with the Leader of the Opposition. But since they are not in the House, so any member can make a speech and every member who is desirous of making a speech, should give his name and time will be regulated according to the list prepared here.

Dr. Jamiluddin Aali: Sir, last time the Chair decided maximum of 10 minutes for every member.

Mr. Presiding Officer: No. That will depend on the number of the speakers.

Dr. Jamiluddin Aali: Can we come and give our names.

Mr. Presiding Officer: Yes, of course. Khawaja Qutubuddin.

Khawaja Qutubuddin: Sir, my proposal is that in order to have a

very meaningful debate and to have a good participation, I suggest that if we start this debate tomorrow when the Leader of the Opposition hopefully, will be here. I hope so and the Leader of the House will be here. So let us start this debate in an orderly fashion as the tradition. Sir, it is a presidential address and it deserves all the respect and all the good comments and whatever analysis that we have got to make about the speech. But then, if we are going about discussing his speech in the manner in which you have suggested that any member can start speaking on it, that means we are not giving it the proper importance that the speech deserves.

So my proposal would be that we start this debate tomorrow when hopefully the opposition is also present here and only then I think a real, meaningful debate can take place on the President's Address.

Mr. Presiding Officer: As the House decides. I leave it to the House.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اگر لیڈر آف دی اپوزیشن نہ ابتدا کریں، جس طرح قومی اسمبلی میں بحث ہوئی ہے ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کوئی، کئی دنوں کے بعد تقریر فرمائی۔ یہ کوئی رول نہیں ہے۔ عام طور پر یہی procedure ہے کہ اگر وہ کرنا چاہیں تو انہیں سب سے preference دی جائے گی کہ لیڈر آف دی اپوزیشن تقریر کریں گے، اگر وہ تقریر فرمانا چاہیں لیکن اگر وہ نہ ہوں یا تقریر نہ کرنا چاہتے ہوں تو یہ نہیں ہے کہ اس پر بحث روکنی چاہئیے۔ بحث جاری رہے۔ وہ جس وقت تشریف لائیں گے، وہ اپنی contribution فرما دیں گے لیکن ہر ممبر اپنی جگہ پر اپنا ایک مقام رکھتا ہے اور جو وہ contribution کر سکتے ہیں، otherwise بھی ممکن ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی بیگم نسرین صاحبہ کچھ فرمانا چاہتی ہیں۔

بیگم نسرین جلیل ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہاؤس میں اپوزیشن کو موجود ہونا چاہئیے تاکہ جو پوائنٹس بھی وہ raise کریں ۔ اس کی rebuttal treasury

benches سے بھی ہو سکے اور ایک مثبت بحث ہو ،جس کے نتیجے میں کچھ فائدہ حاصل ہو سکے، ورنہ ہر شخص اپنی اپنی بولی بول کر بیٹھ جائے اور کوئی فائدہ نہ ہو ۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ خواجہ قطب الدین کی تجویز بہت اچھی ہے کہ کل لیڈر آف دی اپوزیشن بھی موجود ہو اور پھر دونوں طرف سے ممبران بولیں۔ایک طریقہ کار ہے کہ ایک سپیکر treasury benches کی طرف سے ہو اور ایک اپوزیشن کی طرف سے ہو۔اس طرح سے ہونا چاہئیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر۔ جناب والا! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ پوائنٹ آؤٹ کرنا ہے کہ اپوزیشن نے درخواست کی تھی کہ adjourn کیا جائے تاکہ جواب آ سکے لیکن اس وقت ہاؤس کورم میں نہیں ہے اور اس کے باوجود بھی ہاؤس چل رہا ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Let there be a count. The House is in quorum, total mumber is 22.

جی حبیب جالب صاحب ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! جو ہماری پارلیمنٹ کی traditions ہیں۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے سب سے پہلے اپوزیشن سے کہا جائے کہ وہ ہاؤس میں آ جائیں کیونکہ انہوں نے جس نکتے پر واک آوٹ کیا تھا۔ وہ ایک ایسی agreement تھی، جس کی وہ implementation چاہتے تھے ، لہذا پہلی بات یہ ہے کہ ان کو ہاؤس میں لایا جائے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو جاتا ہوں اور اپوزیشن کو راضی کر لاتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی جناب وٹو صاحب آپ جائیں اور ان کو لائیں ۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔اور جناب والا! جہاں تک صدر کی تقریر پر ممبران کی تقاریر کا تعلق ہے وہ بھی let us follow the parliamentary tradition کیونکہ وہاں یہ ہوتا ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس دونوں کو اپنی تقریریں deliver کرنی پڑتی ہیں اور اس کے بعد باقی order پر باقی جتنے بھی اراکین ہیں ، وہ اپنی تقاریر کریں گے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جہاں تک traditions کا تعلق ہے لیڈر آف دی اپوزیشن عام طور پر اس debate کو lead کرتے ہیں - اس کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس اس کو finally wind up کرتے ہیں -بہر حال یہ جیسے ہاؤس کی رائے ہو ، جیسے خیال ہو - اگر ہاؤس کا خیال ہو تو میاں صاحب گئے ہیں ، ہم ان کے لئے wait کر لیتے ہیں - جی رفیق رجوانہ صاحب کو میں پہلے سن لوں -

POINTS OF ORDER: Re: PARTYLESS LOCAL BODIES ELECTION ARE ONLY BEING HELD IN THE PUNJAB

Malik Muhammad Rafiq Rajwana: Sir, with regard to attendance of the worthy members in the House, I think that the schedule for summoning the Session of Senate, as well as the National Assembly was moved when the date for Local Bodies Election was fixed for 18th April and later on that was extended till 20th of May and if the worthy members and the worthy Presiding Officer have a look on the schedule of this session given on the paper, my submission would be that most of the, rather everybody in the Senate and in the National Assembly indirectly, though those are local bodies election are being held on non-party basis, but indirectly people are involved in that and their presence here might be definitely affecting that the people will be in their areas. So, my humble suggestion would be that the gap should be there so as to cover that period in which the local bodies election are to be held because here the session is going to end on 11th of May, 1998. Sir, the session is also on 3rd of May, 4th May, 5th of May, 6th of May and onward. So, my humble suggestion would be that if after the conclusion of this session on 28th or to say 1st of May, the session be called after the holding of the local bodies elections and the same issue was, on

that day, discussed in the chamber of the worthy Chairman and in which you were also present over there. So, my submission would be that this should be taken care of and it should be decided that whether the session would continue during the days when there is hustle and bustle of the elections of local bodies in every area and this point may kindly be considered and be decided. Thank you very much.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی میاں یسٰین وٹو صاحب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ پہلے جو پروگرام تھا اس کے مطابق 18 اپریل کو local bodies کے الیکشن مکمل ہو جانے تھے اور اس کے بعد پھر سینٹ اور قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا جانا تھا۔ اب یہ صورتحال پیدا ہو گئی ہے کہ پنجاب میں انتخابات ہو رہے ہیں اس سلسلے میں بہت سے ممبر صاحبان اور سینیٹر صاحبان کا یہ تقاضا ہے۔ تو اس سلسلے میں میں آج حاضر ہوا تھا مگر چیئرمین صاحب تشریف نہیں لائے تو جلدی ہی چیئرمین صاحب سے رابطہ کر کے فیصلہ کر لیا جائے گا اور انشاء اللہ میں کل بتا دوں گا۔ اس سلسلے میں فاضل ارکان کے جذبات کا خیال رکھا جا رہا ہے اور یہ local bodies کے الیکشن----

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ کن کے جذبات کا خیال رکھا جا رہا ہے؟

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ اُن ممبران کا جن کے علاقوں میں الیکشن ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میرے خیال میں یہ non-party basis election ہو رہے ہیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ non-party basis پہ ہو رہے ہیں لیکن ممبر صاحبان تو انتخابات سے متعلق ہیں ناں جی۔

(مداخلت)

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب اس کے بارے میں بعد میں جواب دوں گا جس وقت جواب دوں گا اس وقت یہ بحث زیادہ مناسب ہوگی۔ میرے خیال میں اس وقت بحث کی

ضرورت نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب چیئرمین ! یہ مسئلہ معزز سینیٹر نے اٹھایا میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے جبکہ non-parties بلدیاتی الیکشن ہو رہے ہیں اور صرف پنجاب میں ہو رہے ہیں یہاں چاروں صوبوں کے لوگ ہیں تو ہمیں جو پروگرام 11 مئی تک دیا گیا ہے اس کو چلایا جائے۔ اس سلسلے میں ہم کسی صورت میں یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ان کو چھٹی دی جائے کیونکہ یہ جماعتی الیکشن نہیں ہو رہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین ! بات یہ ہے کہ جہاں تک ہمارے فاضل ممبر صاحب کی بات ہے کہ local bodies کے elections ہو رہے ہیں ، جہاں تک فرنٹیئر کا تعلق ہے وہاں ابھی یہ الیکشن نہیں ہو رہے اور اسی طرح بلوچستان اور سندھ کی بھی یہی صورتحال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو شیڈول ہے اسی پر چلنا چاہیئے اور یہ حکومت کی اپنی نوراکشتی ہے کہ ایک معزز رکن کو کھڑا کر کے یہ بات کروائی اور پھر خود ہی اس کا جواب دے دیا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسے ہاؤس کا consensus نہ سمجھا جائے بلکہ ایک معزز رکن کی ذاتی رائے سمجھا جائے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! یہ فیصلہ ہوا تھا کہ چاروں صوبوں کے بلدیاتی انتخابات ایک ہی تاریخ کو ہوں گے آیا کیا وجوہات ہیں کہ پنجاب کے ہو رہے ہیں اور باقی تین صوبوں کے کیوں نہیں ہو رہے کوئی اس کا جواب دے سکتا ہے۔ اصولی طور پر چاروں صوبوں میں بلدیاتی انتخابات کافی عرصے سے pending ہیں اور delay ہو رہے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے چونکہ یہ مسئلہ فلور پر put up کیا گیا ہے یہ صرف پنجاب کا مسئلہ نہیں ہے، پورے پاکستان میں چاروں صوبوں میں الیکشن ایک ہی دن ہونے چاہئیں، یہ میری تجویز ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی حسین شاہ راشدی صاحب۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, the point has raised the very fact that the local bodies polls are being held on partyless basis, therefore, I don't think the House should adjourn or it should be prorogued. The argument of the honourable Minister for Parliamentary Affairs is that since some Senators want to participate in the election , I think that is not a valid point for the reason that if any member of the Parliament wishes to participate in the local bodies , he can always seek leave of the House to be there. It is not necessary that for the sake of one province the three provinces should be deprived of their right to participate in the House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے سن لیا ہے۔ میں بلا رہا ہوں۔ ان کو بلا رہا ہوں۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, I will make these points when the honourable Parliamentary Affairs Minister comes. You will kindly allow me to repeat it.

Mr. Presiding Officer: Yes, that is right.

سید مسعود کوثر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تو بول چکے ہیں۔

سید مسعود کوثر: میں دوسرے پوائنٹ پر بولنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دوسرے پوائنٹ پر، ہاں فرمائیے۔

سید مسعود کوثر: جناب چیئرمین! ابھی ہمارے معزز رکن جاوید عباسی صاحب نے فرمایا ہے کہ بلدیاتی الیکشن چاروں صوبوں میں اکٹھے ہونے چاہئیں۔ ایک تو بنیادی طور پر لوکل باڈیز provincial subject ہے اور ہر ایک province کی اپنی صوابدید ہے کہ وہ کب الیکشن کرانا چاہتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ صوبوں کی خود مختاری کو موجودہ حکومت ملحوظ خاطر نہیں لاتی۔ یہ بڑی دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ نواز شریف حکومت نے مرکز میں یہ فیصلہ کیا کہ صوبوں میں

لوکل باڈیز کے الیکشن کب ہونے چاہئیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے اپنا جعلی مینڈیٹ لیا ہے۔ اسی قسم کی دھاندلی یہ لوکل باڈیز کے الیکشن میں بھی کرانا چاہتے تھے۔ مثال کے طور پر صوبہ سرحد میں جو لوکل باڈیز کے الیکشن ہونے والے تھے۔ اس میں انہوں نے ڈسٹرکٹ کونسل کے الیکشن کے لئے شیڈول کا اعلان ہی نہیں کیا۔ حالانکہ جتنے بھی لوکل کونسلز ہیں، چاہے وہ ڈسٹرکٹ کونسلز ہیں، چاہے وہ یونین کونسلز ہیں، چاہے وہ میونسپل کمیٹیاں ہیں یا کارپوریشنز ہیں۔ According to the 1979 Act, all elections have to take place on one day. اور اسی وجہ سے ہم نے اس بات کو پشاور ہائی کورٹ میں چیلنج کیا اور ہائی کورٹ نے ہمارے arguments سننے کے بعد، کہا کہ جناب یہ انتخابات اس طریقے سے نہیں ہوں گے۔ تو یہ ایسی بات نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ غیر جماعتی انتخابات ہیں۔ دوسری طرف جو نواز لیگ ہے وہ officially اخبارات میں دے رہی ہے کہ ہماری پارٹی کے یہ یہ نامزد امیدوار ہیں۔ حالانکہ اسی ایکٹ کے تحت کوئی اگر شخص سیاسی بنیاد پر، کسی پارٹی کی بنیاد پر، غالباً سیکشن 28(A) ہے کہ اس کی بنیاد پر ہوں گے تو اس کو نااہل قرار دیا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی anomalies ہیں اور اس لوکل باڈیز کے مسئلے کو اس ہاؤس میں discuss نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ صوبوں کی اپنی صوابدید ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ راشدی صاحب۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, the honourable Minister for Parliamentary Affairs was not present in the House, therefore, I would like to repeat my arguments. The contention raised by the honourable Minister for Parliamentary Affairs that some of the members of the Parliament wish to be in their constituencies during the partyless local bodies polls, is not convincing. The reason is that the polls are being held in one province only and the Minister seeks to deprive the three other provinces to be present in the House or conduct the business which is their constitutional duty. If any of the members of the ruling party wishes to be present in their constituencies, they can, by all means

seek leave of the House, as is the procedure and be present there. But I think Sir, the partyless polls is a false. Everyday we see in the papers that Rawalpindi Division's Pakistan Muslim League has issued list of their nominees and some other district officials of Pakistan Muslim League have also published the list of the candidates that they will take part in the partyless polls. It is actually the Ministers Sir, who want to be away from the House because if the House continues then the Ministers have to be on compulsory leave. But since they want to use their official influence, they want to rig the polls, suppose partyless polls, they wish to be away from the House. Therefore, we will strongly oppose the postponement or adjournment of the House to facilitate some of the members belonging to one province, only to participate in the polls and deprive us. Because the schedule was given, we from three other provinces have made our programme according to the schedule that has been supplied by the Government. Thank you Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی اسلام الدین شیخ۔

جناب اسلام الدین شیخ : جناب عالی! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ لوکل باڈیز کے الیکشنوں کا اعلان ہوا کہ چاروں صوبوں میں الیکشن ایک ہی دن اور ایک ہی طریقے سے کرائے جائیں گے۔ فرنٹیئر میں ایک اور ڈرامہ ہوا کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے نہیں ہونگے یونین کونسلوں کے ہونگے۔ پنجاب نے بھی اپنا شیڈول اعلان کر دیا۔ بلوچستان نے نہیں کیا لیکن سندھ نے بھی شیڈول کا اعلان کر دیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فرنٹیئر میں کچھ اور مسائل تھے ۔ صرف پنجاب میں بلدیاتی الیکشن کروایا جا رہا ہے جبکہ فیصلہ تھا کہ چاروں صوبوں میں کروائے جائیں گے۔ سندھ میں کوئی مسئلہ نہیں تھا شیڈول کا اعلان باقاعدہ ہوگیا۔ حلقہ بندیاں ہوگئیں، nomination papers داخل کئے جانے لگے تو اچانک اعلان ہوتا ہے کہ ملتوی کئے جاتے ہیں۔ کیوں ملتوی کئے ، اس لئے کہ یہاں پر، نو گو ایریاز ، ہیں۔ یہاں پر فلاں چیز ہے ، تو میں نہیں سمجھتا کہ اگر ایک شہر میں 'ایک جگہ

پر اگر کوئی ایسا پرابلم ہے تو پورے سندھ کو نظرانداز کر دیا جائے اس لئے کہ لوکل باڈیزالیکشن میں وہاں کے رہنے والوں کے بنیادی مسائل حل کئے جاتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ صرف ایک صوبے کے الیکشن کی وجہ سے آپ ہاؤس کو ملتوی نہ کریں۔ آپ ہاؤس کو گیارہ مئی تک چلنے دیں اور اگر ہاؤس کو ملتوی کرنا ہے تو الیکشن چاروں صوبوں میں ہونے چاہئیں، جس تاریخ کو پنجاب میں ہو رہے ہیں اسی تاریخ پر چاروں صوبوں میں الیکشن کروائے جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : قاضی محمد انور ۔

قاضی محمد انور : سینٹ جو ہے ۔

It has the equal representation from four provinces. It is the federation of the federating units of the four provinces. What has been suggested is the dominance of one province. That one province is engaged in an activity and too on non-political basis and these polls are not based on political party basis. Still because some of the members who can otherwise seek leave of the House but their engagement will be so dear, so sacred that the members of the other provinces have to be asked that since that big province which otherwise is big but in this House is equal , has to dominate even in this House. It will sent a very bad message. There is always a sense of deprivation in the smaller provinces. There is always the sense of protest in the smaller provinces. That everything is dominated by one province in this country, whether it is Constitutional offices or whether it is a political activity , whether it is a development even in this House. So please don't do it. Otherwise , it is going to suggest and going to sent a very bad message. So , I say that it should not be done and let this House continue its proceedings. It should not be adjourned for this reason that there are elections in one province.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب والا! یہ ساری باتیں اس معزز ایوان میں بھی زیر بحث

آرہی ہیں۔ ظاہری طور پر ہم کہتے ہیں کہ یہ partyless الیکشن ہیں ۔ آپ دیکھیں حکومتی پارٹی نے اجلاس بھی خود بلایا ہے ، سینٹ تمام صوبوں کا نمائندہ ایوان ہے ۔ صرف ایک صوبے میں الیکشن ہو رہا ہے آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ہماری گفتار اور کردار میں کتنا فرق ہے ۔ کہتے ہیں کہ پارٹی کے بغیر الیکشن ہو رہے ہیں اور سب کی پریشانی یہی ہے کہ اجلاس ملتوی کر دیں تاکہ وہاں جا کر حکومتی پارٹی، partyless الیکشن میں حصہ لے اور وہ بھی کون، حکومتی پارٹی ۔ اب آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ہم عوام کے ساتھ کتنا دھوکہ کر رہے ہیں، کتنی عوام کے ساتھ غلط بیانی کرتے ہیں ۔ ایک طرف سے ایک بات کرتے ہیں دوسری طرف سے دوسری بات کرتے ہیں۔ لوکل باڈیز میں بھی ہمارا یہ حال ہے کہ حکومتی پارٹی چاہتی ہے کہ اپنے لوگ لائیں۔ اگر ان کو اپنے لوگ لانے کے لئے وزراء صاحبان کا اثر و رسوخ استعمال کرنے کی ضرورت نہ پڑتی تو وہ ایوان کو شاید ملتوی نہ کرتے ۔

دوسری آپ سے عرض کروں کہ یہ تو آج پنجاب کے الیکشن ہو رہے ہیں ، کل بلوچستان کے ہوتے ہیں تو وہ بھی کہیں گے کہ اجلاس ملتوی کیا جائے، فرنٹیئر کے ہوتے ہیں تو وہ بھی کہیں گے کہ ملتوی ہو جائے ، سندھ کے ہوتے ہیں تو وہ کہیں گے کہ ملتوی ہو جائے۔ میں حیران ہوں کہ ہماری حکومت کی پالیسی کیا ہے۔ ان کی پالیسی میں کوئی استحکام نہیں ہے۔ اول تو انہوں نے خود بڑی غلطی کی ہے۔ پہلے اعلان کیا کہ چاروں صوبوں میں ایک ہی تاریخ کو ہونگے جو نہیں کرنا چاہیئے تھا ۔ وہ تاریخ اب انہوں نے واپس لی۔ پھر تاریخ دی ، پھر واپس لی۔ میں حیران ہوں کہ ان کی پالیسی میں کیوں کوئی تسلسل نہیں ہے۔ حکومت چھوٹے چھوٹے سیاسی مسائل کو سلجھانے کی بجائے الجھانے کی طرف لے جا رہی ہے اور بے اعتمادی کی فضا ملک کے چودہ کروڑ عوام میں پیدا کی جا رہی ہے۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ بھئی آپ حکومت چلا رہے ہیں آپ کے پاس ایک واضح پالیسی ہونی چاہیئے۔ آج کوئی پالیسی ان کی واضح نہیں ہے، نہ معاشی پالیسی واضح ہے ، کہتے ہیں کہ ہم ڈیفالٹرز سے رقم واپس لیں گے، ایک روپیہ نہیں لیا۔ صرف چھوٹے قرضے داروں کو ایک لاکھ، دو لاکھ، بیس ہزار ، چالیس ہزار والوں کو جیلوں میں ٹھونس رہے ہیں جن کے اوپر ستر ارب روپیہ ملک کا ہے ان کو نہیں پکڑتے۔ کہتے ہیں کہ ہم ملک کی اکانومی سدھاریں گے۔ میں حیران ہوں کہ ایک پالیسی ان کے پاس نہیں ہے ۔ ملک کے نظام کو ٹھیک کریں، آپ حکومت چلا رہے ہیں اگر آپ اس کو partyless کی بجائے پارٹی والا الیکشن

کہتے تو زیادہ بہتر تھا۔ اس میں زیادہ خوبصورتی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ ایوان کو ملتوی نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے ہاؤس کی sense gather کر لی ہوگی حکومت اس کے متعلق خود فیصلہ کرے گی اور ان ممبر صاحبان کی رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے کرے گی۔

جناب مصطفٰی کمال رضوی : میں کچھ کہنا چاہوں گا چیئرمین صاحب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب یہ ڈیبیٹ ہوتی ہے ۔ مولانا صاحب نے out of the agenda ایک بات کر کے ' بات کو شروع کروا دیا ہے۔ بڑا اہم مسئلہ ہے آپ کے سامنے ' آپ فرمائیے۔

جناب مصطفٰی کمال رضوی : ہمارے دوست اسلام الدین شیخ صاحب نے ابھی کچھ کہا ہے about the no go areas سندھ کے اندر انتخابات no go areas کی وجہ سے ملتوی کئے گئے ہیں۔

This is just to clear the record. This is just to inform Islamuddin Sheikh and those who are Senators from Sindh but he should know that these no go areas still remain in Sindh and our stand is this that till those no go areas are cleared and till our people do not have equal access to those areas to contest elections, the local bodies election should not take place. We have again and again specify this Mr. Chairman, all local Minister, provincial Ministers or elected members cannot go into those areas which are seven districts of east and those areas are being controlled by Haqiqi terrorists who are armed in those areas and

اسلام الدین شیخ صاحب کو یہی نہیں پتہ ہے کہ وہاں پر no go areas کون سے ہیں ۔

This is just to clear his record that till those areas remain, Local Bodies elections should not be held in Sindh, if they are held then no go areas should be removed because Prime Minister of Pakistan, Mian Nawaz Sharif has openly stressed and stated that no go areas still exist and he will do everything to remove those

areas. This is for his information. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، میں بڑی مودبانہ عرض کروں گا کہ ہم کہاں سے کہاں چلے گئے۔ ایجنڈا اور آرڈر آف دی ڈے کو ہم بالکل negate کر رہے ہیں۔ کوئی قاعدے اور قانون کے مطابق ہم بات نہیں کر رہے۔ میں بڑی مودبانہ استدعا کروں گا کہ یہ ہاؤس اس لئے نہیں ہے کہ جس وقت جی چاہے، کسی بھی چیز کو لے لیں ۔ آپ نے قواعد و قوانین بنائے ہوئے ہیں اس لئے no more discussion on that.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، قاضی صاحب آپ رپورٹ پیش کرنا پسند فرمائیں گے۔

No more discussion, please take your seat,no more discussion on that.

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، جناب میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، تو پھر شیخ صاحب بھی بات کریں گے اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے۔ میں نے اس باب کو بند کر دیا تھا لیکن اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو پھر ان کو بھی بات کرنے کا موقع ملنا چاہیئے، صرف یہ بات کیجیئے کہ ہاؤس کو ملتوی ہونا چاہیئے یا نہیں۔بس------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ نیا point ہو گا

nothing doing about election and this adjournment. If you have new point. I have given to Mr. Rashidi.

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین ! میں جناب آصف علی زرداری صاحب کے production order کے جاری نہ ہونے کے متعلق point of order اٹھانا چاہتا ہوں۔ آپ کو علم ہے کہ جس روز 20 اپریل کو یہ اجلاس شروع ہوا اس دن سب سے پہلا مسئلہ اٹھا تھا اور جناب چیئرمین صاحب یہ detemine کرنا چاہتے تھے کہ آیا ان کا یہاں آنا ضروری ہے یا نہیں ہے۔ وہ بحث غیر مکمل رہی اور جہاں وہ بحث رک گئی تھی وہیں سے میں اس کو اٹھانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین ! میری گزارش یہ ہے کہ جناب چیئرمین صاحب نے یہ مسئلہ بلاوجہ اس ہاؤس

میں لایا ہے ۔ جہاں تک Rule 72(a) کا تعلق ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ راشدی صاحب گستاخی معاف۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں صرف یہ مودبانہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بات اگرچیئرمین صاحب کی موجودگی میں ہو تو زیادہ مناسب ہو گی کیونکہ میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں دے سکتا ہوں۔ انہی نے ان کی بات سنی بھی ہے، فیصلہ بھی انہی کا ہے، production order بھی انہی کا ہو گا۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا یہ جب چیئرمین صاحب تشریف لائیں تو آپ اس وقت بات کریں۔ نہیں میں چیئرمین صاحب کو نہیں بلا سکتا۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ ٹھیک ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وہ کل ہوں گے صبح ، آپ ان کی موجودگی میں ضرور بات کیجیئے۔ جی چانڈیو صاحب۔

ii) Re: RESTORATION OF STOPS OF AWAM EXPRESS AND SHALIMAR EXPRESS AT HYDERABAD, NAWABSHAH AND KHAIRPUR DISTRICTS OF SINDH

جناب غلام قادر چانڈیو۔ شکریہ چیئرمین صاحب! میرا point of order ایسا نہیں ہے۔ میں صرف حکومت کی توجہ اس بات پر لانا چاہتا ہوں کہ پتا نہیں اس حکومت کو سندھ دشمنی کی کیا بیماری ہو گئی ہے۔ پتا نہیں کیا ہے۔ خاص طور پہ سندھ میں ویسے تو وہاں پہ ان لوگوں نے اچھے اچھے قدم اٹھائے ہیں۔ میرے پاس ایک اہم بات آئی ہے کہ نواب شاہ، حیدر آباد اور خیر پور سے عوام ایکسپریس، شالیمار ایکسپریس کے سٹاپ ختم کئے جا رہے ہیں۔ نواب شاہ آپ کو پتا ہے کہ بڑا شہر ہے اور اس میں قائد عوام انجینئیرنگ یونیورسٹی اور ایک میڈیکل کالج کے اسٹوڈنٹ وغیرہ ہیں۔ باقی عوام کا غریب طبقہ ہے ان کو آنے جانے میں بڑی دقت ہو رہی ہے۔

میں حکومت سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ یہ کیا سبب ہے کہ اتنی بڑی دو جو ایکسپریس ٹرینیں ہیں ان کے سٹاپ ختم کر رہے ہیں۔ کیوں ان لوگوں نے ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے۔ ان کے اقدامات کی وجہ سے عوام میں عجیب سی صورت حال سامنے آرہی ہے کہ یہ صرف اور صرف سندھ کی عوام کو دیوار سے لگانے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ یہ نہیں چاہ رہے کہ وہاں کے لوگ بھی کسی بہتر چیز سے فائدہ اٹھائیں سندھ کی عوام کا قصور کیا ہے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ وہاں پہ ویسے تو سندھ میں development schemes ساری بند ہیں۔ بے روزگاری وہاں پہ ہے ، بدامنی ابھی سندھ میں ہے۔ اس کے بعد میں نے پہلے بھی یہاں پہ point of order پہ بات کی تھی مگر میں سمجھتا ہوں کہ ہماری بات کرنے تک ہی بات ہوتی ہے اور حکومت کو اس بات کی کچھ سمجھ نہیں آتی کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ نیشنل ہائی وے پر بھی ہالہ اور مورو کی جو حالت ہے ، وہاں پہ چوبیس گھنٹے تک ٹریفک بندہوتی ہے۔ یہاں پہ موٹر وے پر پتا نہیں کتنے کتنے کروڑوں روپے خرچ کر رہیے۔ انگریزوں نے 47 سے پہلے ٹرینوں کے لئے یہاں پہ لائینیں بچھائی تھیں تاکہ یہاں کے عوام سہولت لیں۔ پتا نہیں اس گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے ، ٹرینوں کو تو بند کر رہے ہیں اب یہ لائینیں اکھاڑنے کے چکر میں ہیں کہ وہاں جو لوہا ہو اتفاق فاؤنڈری کو دے دیں کیونکہ غریب بے چارے بہت ہیں ان کی مدد کرنا چاہئیے۔ میرا حکومت سے صرف یہ مطالبہ ہے کہ آپ ایسے اقدامات کریں کہ وفاق کے یونٹ جو ہیں۔ یہ صحیح بات نہیں ہوگی کہ وہاں پہ بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ وہاں کے عوام میں مایوسی پھیل رہی ہے کہ یہ حکومت کیا کر رہی ہے۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ حکومت کو چاہیئے کہ ایسے اقدامات نہ کرے اور خاص طور پر میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ منسٹر صاحب کو اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور کہنا چاہیئے۔ ہمارے ہاں سندھی میں ایک کہاوت ہے کہ کوئی حکمران تھا چنیسر اس نے کہا چلو میں پہلے اماں سے پوچھ کے آؤں، منسٹر سے میں کہوں گا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ میں کسی سے پوچھ کے بتاؤں گا یہاں پر یہ بات بتا دیں کہ یہ سٹاپ کیوں ختم کر رہے ہیں ۔ خدا را! یہ سٹاپ ختم نہ کریں مہربانی ہوگی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی میاں صاحب ، فاضل وزیر ریلوے تو موجود نہیں ہیں آپ کچھ فرمائیں گے ۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب چیئرمین ! rules اسی لئے بنائے جاتے ہیں کہ

rules کے مطابق موشن دیئے جائیں ، بات اٹھائی جائے ۔ جب وہ ایوان میں آئے گا تو حکومت کو نوٹس ہوگا ، متعلقہ وزارت کو نوٹس ہوگا اور وہ جواب دے سکتے ہیں ۔ یہاں یہ صورت حال ہے جناب کہ ایک وقت میں ہم لوکل باڈیز کے الیکشن کی بات کر رہے ہوتے ہیں پوائنٹ آف آرڈر پر پھر ہم ریلوے کی بات شروع کردیتے ہیں کہ اس کے متعلق جواب دیا جائے اور پھر اصرار یہ بھی ہے کہ پوچھے بغیر میں یہاں جواب دوں کہ فلاں گاڑی جو ہے فلاں سٹیشن پر رکنے یا رکوانے کا کوئی پروگرام ہے یا نہیں ہے ۔ آپ خود خیال فرمائیے جناب کہ rules کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ آپ موشن دیں گے ، آپ وہ سوال دیں گے ہاؤس کے سیکرٹریٹ کو ، وہ وزارت متعلقہ کو دے گا ؛ وزارت متعلقہ اس کا جواب تیار کرکے معزز ایوان کے سامنے رکھے گی ۔ میں نہایت ادب سے یہ عرض کروں گا کہ اس طریقے سے معزز ایوان کے وقت کا تصرف مناسب نہیں رہتا اور جتنی contribution ہمارے فاضل دوست اس طریقے سے کر سکتے ہیں کہ اس معاملے کو وہ Calling Attention Notice کے طور پر دے دیں یا کسی مسئلے کے بارے میں Adjournment Motion کے طور پر دے دیں۔ مجھے نوٹس ہوگا یا متعلقہ وزارت کو نوٹس ہوگا ؛ وزیر نہیں ہوگا تو میں ان کی جگہ پر جواب دوں گا لیکن بغیر نوٹس کے اگر اس اچانک پوائنٹ آف آرڈر پر ہم یہ ساری چیزیں اٹھائیں تو آپ خود خیال فرمائیں کہ کیسے ہو سکتا ہے ، پھر Rules of Procedure کو اٹھا کر پھینک دیں کیونکہ Rules of Procedure آپ نے اسی لئے بنائے ہیں تاکہ اس معزز ایوان میں جو بحث ہو ، وہ مفید ہو اور حکومت کی طرف سے جواب بھی صحیح طور پر دیا جاسکے ۔ لہذا ، اب میں تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں نے ان کا پوائنٹ نوٹ کر لیا ہے ۔ میں ریلوے منسٹری کو ان کے ارشادات پہنچا دوں گا ۔ ان حالات میں میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اور ان سے یہ استدعا بھی کریں کہ ریلوے منسٹر صاحب ہاؤس میں آئیں اور اس کا جواب بھی دیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ریلوے منسٹر صاحب اس وقت بامر مجبوری نہیں ہیں کیونکہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ۔ وہ یہاں پر نہیں ہیں ۔لیکن جب وہ آئیں گے تو ہاؤس میں جواب دے دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جب ہاؤس میں وہ آئیں تو جواب دے دیں ۔

Mr. Presiding Officer: Qazi Sahib now. Qazi Sahib, please present the report. No more points of order. The presentation of report now. Dr. Sahib, presentation of report now. Please, presentation of report now. No more point of orders. Yes please.

Syed Qaim Ali Shah: Now, sir, there are certain motions which have already been moved. By-passing these motions, which Qazi Sahib is going to present now sir, it has to be according to the business which is in order. No.1 ,2,3,4....if you by-pass these motions.....

Mr. Presiding Officer: Sir, I have not by-passed. I have called each motion and that was pending, that was deferred, and I am asking the learned member to move that motion. Yes please.

PRIVILEGE MOTION

Re: A STATEMENT PUBLISHED IN THE DAILY"DAWN" ABOUT A CONSPIRACY TO ELIMINATE TOP LEADERS OF PML (N).

Qazi Muhammad Anwar: I move under sub rule(1) of Rule 171 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privilege Motion moved by Senators Raja Muhammad Zafar-ul-Haq and Sartaj Aziz and Ex Senators Chaudhary Shujaat Hussain and Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir on the question of breach of privilege arising out of a statement before the tribunal by Dr. Altaf Hussain Khawaja disclosing a conspiracy to eliminate

Chaudhary Shujaat Hussain and other top leaders of PML(N), as reported in daily "Dawn" dated 21st January, 1997, be condoned till today.

Mr. Presiding Officer: Uner sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate, 1988, that the delay in the presentation of report of the committee on Rules of Procedure and Privileges, on Privilege Motion moved by Senators Raja Muhammad Zafar-ul-Haq and Sartaj Aziz and Ex-Senators Chaudhary Shujaat Hussain and Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir on the question of breach of privilege arising out of a statement before the tribunal by Dr. Altaf Hussain Khawaja, disclosing a conspiracy to eliminate Chaudhary Shujaat Hussain and other top leaders of PML (N), as reported in daily "Dawn" dated 21st January, 1997, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The delay stands condoned. Next motion.

Qazi Muhammad Anwar: I present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, on Privilege Motion moved by Senators Raja Muhammad Zafar-ul-Haq and Sartaj Aziz and Ex-Senators Chaudhary Shujaat Hussain and Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir, on the question of breach of privilege arising out of a statement before the tribunal by Dr. Altaf Hussain Khawaja, disclosing a conspiracy to eliminate Chaudhary Shujaat Hussain and other top leaders of PML (N), as reported in daily "Dawn" dated 21st January, 1997.

DISCUSSION ON THE PRESIDENTIAL ADDRESS

Mr. Presiding Officer: The report stands presented to the House. Now, we take up the discussion on the presidential address.

Syed Qaim Ali Shah: Sir, We had moved an amendment to the Address which is pending before you.

Mr. Presiding Officer: There is no amendment with the office till now.

Syed Qaim Ali Shah: Sir, we have presented two days before. It must be there.

Mr. Presiding Officer: The office says that they have not received any amendment to this motion. So far, the office has not received any amendment.

Dr. Safdar Ali Abbasi: We had wished to substitute the word 'gratitude' by 'regret'.

Mr. Presiding Officer: But there is nothing in the office. You can give another amendment. I don't have the amendment with me.

Syed Qaim Ali Shah: Sir, we can even move verbal amendment sir, if you allow.

Mr. Presiding Officer: No. No. That is not just a verbal amendment.

Syed Qaim Ali Shah: Alright sir, leave aside this. If it is there then we must discuss it sir. If it is not there then I invite your kind attention to Rule 192 of the rules of procedure. It says that, at any time after a motion has been moved, a member may move that a debate on the motion be adjourned. So, my submission is that there is no request made in the motion that it should be taken for consideration today. Thre is no request made that all the motions

should be discussed today. The motion says, you will kindly appreciate the language of the motion, it says that this House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 23rd February, 1998. It means that it is presented today. There is no request for discussion. There is no request for presentation.

Dr. Jamiluddin Aali: I did make a request.

Syed Qaim Ali Shah: No, there is no request. It has to be expressly made. Let me quote the rule. Rule 196 says, because it comes afterwards. My first objection is that if at all you come to a conclusion or decide that it has to be discussed, though there is no mention in the motion that the discussion should take palce, there is no mention that it should be taken for consideration today. Consideration means debate and discussion. Now I invite your attention again to rule 196.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Rule 192.

Syed Qaim Ali Shah: No, rule 192 is also there but you have crossed and bypassed rule 192 also. Although at any time I can invoke rule 192 but here in rule 194 the language of the motion is mentioned that how motion is to be made. It says:

"A motion that the policy or situation or statement ...."

Here the statement is going to be discussed of the President of Pakistan.

"..... or any other matter be taken into consideration shall not be put to the vote of the Senate, but the Senate shall proceed to discuss such matter immediately after the mover has concluded his speech and further question shall be put at the conclusion of the debate at the appointed hour unless a member

moves a substantive motion in appropriate terms to be approved by the Chairman."

Now here the motion is moved but there is no request that it should be taken for consideration, there is no request that it should be discussed today. Now,therefore sir, the formal motion to be placed before this august House.

Mr. Presiding Officer: Please listen to me. Rule 29 to rule 37 deals with the President's Address and that provides for the Presidential Address. Then rule 30 deals with the allotment of days for the discussion of the President's Address. When it is laid on the floor of the House then the Chairman fixes the days. The Chairman has fixed the today's day. Then there is a provision for amendment, seperate provison for amendment i.e., rule 32. We have to go by rule 32. Rules 192 and rule 196 are not attracted to the facts and circumstances of this case. The relevant rule would be rule 32 and so the point of order is ruled out of order. Yes please Mr. Rashdi.

Syed Qaim Ali Shah: Of course sir, the procedure for Presidential Address is mentioned here but for any motion.

Mr. Presiding Officer: Mr. Rashdi please. Qaim Ali Shah Sahib I have announed the ruling on your point of order. Yes Mr. Rashdi please.

Syed Qaim Ali Shah: Sir, I have not yet completed my point of order how you have given the floor to Mr. Rashdi!

Mr. Presiding Officer: I have announced the ruling. Yes Mr. Rashdi please.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Mr. Chairman, I will not go into the controversy what the rule say but my respectful submission that generally the

practice has been that at least two or three days are given to the members to study the Address of the President and discuss the same in the House.

Now I have not missed any of the sittings of the Senate and I don't think the honourable Chairman of the Senate has announced in the House the date fixed for discussion on the Presidential Address. He may have decided to fix it today in chamber but not in the House. Therefore, it is in the fitness of things that we may be allowed couple of days to study the Address and discuss it properly and that is the purpose of discussion on this Address. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Mr. Safdar Abbasi.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- جناب میں اپنے فاضل دوست راشدی صاحب سے اتفاق کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کیوں کہ ایک tradition رہی ہے کہ صدر کے خطاب پر عموماً جب debate شروع ہوتی ہے تو لیڈر آف دی اپوزیشن اس کو open کرتے ہیں تو چوں کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اپنی مرضی سے نہیں بلکہ حکومتی اقدام کے تحت، administration کے ایکشن کے تحت hospitalized ہیں تو میری گزارش یہ ہوگی کہ considering کہ ابھی تک ہمیں اسے study کرنے کا وقت نہیں ملا میرے خیال میں کل یہ ہمیں ملا تھا اس لئے Leader of the Opposition کے آنے پر اس پر بحث شروع کریں وہ کل آئیں گے یا next week آئیں جب بھی آئیں آپ اس وقت اس پر بحث شروع کریں ہماری گزارش یہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر- عالی صاحب کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، نہیں جناب میری یہ درخواست ہے کہ قائد حزب اختلاف کے آنے پر آپ یہ شروع کریں۔ اب کل آئیں یا اگلے ہفتے آئیں گے جب بھی آئیں آپ اس وقت شروع کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، عالی صاحب کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔ جی عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی، آج بڑی حیرت سے جناب والا! میں یہ دیکھ رہا ہوں، ایک برس سے میں بھی اس ہاؤس میں حاضر ہو رہا ہوں، کہ آج پہلی بار میں دیکھ رہا ہوں کہ طے

شدہ چیزوں پر یہ محترم ہاؤس اپنی کارروائی آپ جیسے قانون دان اور محترم پریذائیڈنگ آفیسر کی صدارت میں reverse کرتا جا رہا ہے۔ پہلے ہم کارروائی شروع کرتے ہیں پھر اس کو reverse کردیتے ہیں۔ ابھی ایک واقعہ پیش آیا جس پر آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ irrelevant ہوگئے ہیں اور میں نے dedicate کی آج کی شام defiance of rules کے نام ۔ dedicate کرنا چاہا تو وہ قبول نہیں ہوا۔ ابھی آپ نے ruling دی تھی کہ اچھا اب ہم بحث شروع کرتے ہیں اور جناب جب یہ خطبے کا ذکر آیا تھا جناب وٹو صاحب نے پیش کیا تھا تو اس کے فوری بعد آپ ہی نے فرمایا تھا میری گزارش پر کہ اپنے اپنے نام دے دیں ، ہم اس کو شروع کرادیں گے۔ تو جناب والا! کچھ اراکین نے جن میں راجوانہ صاحب بھی شامل ہیں، اگر آپ کے ہاں اپنے نام بھی پیش کیئے اور باقی حضرات بھی دے سکتے ہیں۔ تو جناب جب آپ نے کارروائی شروع کردی صدارتی خطاب پر تو اس کے بعد دوبارہ اس مسئلے کو اٹھانا کہ شروع ہو یا نہ ہو یا معزز قائد حزب اختلاف تشریف رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے۔ کل قبلہ اجمل خٹک صاحب نے قائد حزب اختلاف کی نیابت کی تھی، ان کی جگہ بولے تھے اور کئی اہم باتیں طے کی تھیں، آج بھی وہ بولے ہیں اور کئی باتیں ایسی طے کی تھیں جو قائد حزب اختلاف کی موجودگی میں ہوا کرتی ہیں ۔ تو آج اس میں کیا بات ہے کہ ہم اجمل خٹک صاحب کو قائد حزب اختلاف کی نیابت کے لئے قبول کریں۔ اگر ایسی روایت ہے تو وہ بھی شروع کر سکتے ہیں۔ تو جناب والا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جیسا بھی آپ فیصلہ فرمائیں یا جیسا بھی وہ حضرات جن کی آواز جب چاہیں بلند ہوجاتی ہے اور جب چاہیں کھڑے ہوجاتے ہیں، ہم تو پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، "ہم بھی تو پڑے ہیں راہوں میں" بلکہ راہ سے بھی پیچھے پڑے ہوئے ہیں ہم لوگ تو جناب۔

Mr. Presiding Officer. Order please.

ڈاکٹر جمیل الدین عالی، نہیں جناب ، میں آگے بہت کچھ دیکھ چکا ہوں۔ آگے اللہ نے مجھے بہت رکھا ہے، اب مجھے پیچھے بیٹھ کر آپ کو ملاحظہ کرنے میں مزا آتا ہے جناب۔ جناب والا! تو یہ کئی باتیں یہاں ایسی ہو رہی ہیں کہ "کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ" یہ بھی ہو رہا ہے آج ہاؤس میں۔ میں آپ سے بہت مودبانہ گزارش کروں گا کیونکہ آپ کی صدارت میں جناب والا! بعض ایسی rulings ہم نے دیکھی ہیں اور بعض ایسی باتیں آپ نے

میری موجودگی میں کی ہیں کہ آپ نے ضوابط کی پابندی کرائی ہے جس سے مجھے بڑی زحمت کے باوجود بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے اندر کوئی ایسا شخص موجود ہے جو کسی بات کی پرواہ کیئے بغیر، حکومتی بنچز کی پروا کیئے بغیر اور حزب اختلاف کی پرواہ کیئے بغیر اپنے ضمیر کے مطابق ضوابط کی interpretation جم کر کرتا ہے۔ تو جناب والا! آپ سے میں گزارش کروں گا کہ آپ چونکہ شروع کرا چکے ہیں یہ بحث تو بے شک اگر ہاؤس کی روایت ایسی ہے ، جو کہ بعض روایتیں ٹوٹنی بھی چاہئیں کیونکہ روایت کا کوئی ایسا خاص تقدس نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ایسا ہے بھی کہ حزب اختلاف کے قائد شروع کریں تو آپ قبلہ و کعبہ میرے محترم دوست، شاعر اجمل خٹک صاحب سے درخواست کرسکتے ہیں یا ان کو ہدایت دے سکتے ہیں کہ وہ بحث شروع کردیں اور اگر وہ نہ کریں تو جیسا کہ میں ناچیز آپ کی خدمت میں حاضر ہوں جس نے کہ شروع کی تھی یہ بات اور میرے پاس بھی کہنے کو الفاظ ہیں، میرے منہ میں بھی زبان ہے، میں آج کی بحث شروع کرسکتا ہوں ۔ ہم اپنا وقت ضائع کیوں کریں۔ صدر کے خطاب کی study کا جہاں تک تعلق ہے، جناب صدر نے کب خطاب کیا تھا، 23 فروری کو جب کہ ہم سب موجود تھے اور یہ خطاب وہاں بھی تقسیم ہوا تھا۔ یہ بات نہیں ہے کہ یہ خطاب ہم آج پہلی دفعہ پڑھیں گے۔ ہم کو اس بات کی تنخواہ ملتی ہے جب ہم آتے ہیں اس ہاؤس میں کہ جو چیز چھپی ہوئی آئے ہم وہ پڑھیں ۔ ہم جب صدر کے خطاب میں شریک تھے تو ہمارا فرض تھا کہ ہم اس کو پڑھتے اور ہم نے سنا، اس دن ہم نے سنا اور آج پھر بٹ گیا ہے ۔ تو لوگ تھوڑی تھوڑی بات کر سکتے ہیں۔ جناب پاکستان کے عوام آپ کو غور سے دیکھتے ہیں جناب صدر کہ اتنا بڑا ہاؤس، ایئر کنڈیشنڈ ہاؤس ، ہم سب لوگ اس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کے اوپر اس کو ملتوی کرانا چاہتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ جناب والا! یہ ملک اتنا امیر نہیں ہے کہ ایسی luxury برداشت کرسکے۔ آپ جس سے چاہیں شروع کرائیں یا آپ یہ فرض میاں وٹو صاحب کے سپرد کردیں کہ اچھا آج آپ شروع کردیں آپ قائد ایوان کی جگہ ہیں۔ لیکن جناب والا! ہم کو کام نہیں روکنا چاہیئے ان باتوں سے۔ یہ میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں۔ شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب والا! میں اپنی پارٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے

اس ہاؤس کی کارروائی میں حصہ لے رہا ہوں اور لوں گا۔ باقی اپوزیشن کے ساتھی یا اس طرف کے ساتھی یا اس کرسی پر بیٹھی ہوئی شخصیت وہ کسی وجہ سے میرے ذمے کوئی کام ڈالیں وہ اور مسئلہ ہے۔ ان دو تین دنوں میں جو کچھ ہوا وہ میں نے اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے نہیں کیا۔ وہ ان سب کی خواہش پر اور مطالبہ پر اور راجہ صاحب کے کہنے پر کیا ہے۔ اس بحث پر ابتداء میں اپوزیشن لیڈر کی طرف سے یا دوسری پارٹیوں کی طرف سے نہیں کر سکتا۔ جناب عالی صاحب نے جو میرا نام لیا اور جو باتیں کیں ان کی وضاحت کرنا میرے لئے ضروری تھی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ میں نے اپوزیشن کے لیڈر کی حیثیت سے یا نمائندے کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ یہ میں کبھی بھی قبول نہیں کرسکتا کیونکہ میں نمائندگی نہیں کر سکتا۔ میں اپنی پارٹی کی نمائندگی صحیح طور پر کر سکتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی قاضی صاحب۔

قاضی محمد انور۔ جناب میری بھی یہی گزارش تھی کہ چونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن بیمار ہیں اور آج نہیں ہیں اور پارلیمانی روایت یہی ہے کہ صدر صاحب کے خطاب پر بحث کا آغاز لیڈر آف دی اپوزیشن کرتے ہیں تو احتراماً بھی اگر اس کو ملتوی کر دیا جائے تو یہ بہتر اور مناسب ہو گا۔

جناب محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ عام حالات میں روایت یہی ہے کہ قائد حزب اختلاف ہی تقریر کی ابتداء کرتے ہیں لیکن قومی اسمبلی میں کئی مرتبہ یہ ہوا اور اس دفعہ جو صدر صاحب کا خطاب تھا اس پر حزب اختلاف کے جو قائد ہیں انہوں نے تقریر کی ابتداء نہیں کی تھی ، انہوں نے بعد میں تقریر کی ۔ میں یہ عرض کروں کہ جب لیڈر آف دی اپوزیشن تشریف لے آئیں ان کو سب سے پہلے تقریر کرنے کا موقع آپ عنایت فرما دیں لیکن جو ممبران تقریر فرمانا چاہتے ہیں ان کو اب یہ موقع عنایت فرما دیں۔ کئی ممبر صاحبان اس سلسلے میں تیار بھی ہیں۔ آج تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان کو موقع عنایت فرما دیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ جناب چیئرمین! کل جمعہ کا دن ہے اور پھر پیر کا دن ہے تو پھر ایک دن کی تاخیر کر لینی چاہیئے جیسے کہ روایت چلی آ رہی ہے۔ ویسے بھی

Opposition Leader کے ساتھ ایک المناک واقعہ ہوا ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ Treasury Bench والے اسپر زور نہ دیں۔ ایک دن اگر لیٹ ہو جائے گی تو کوئی آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اگر کل میٹ نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ہم سوموار کو رکھیں تو پھر تین دن جاتی ہیں تو پھر وہ دو دن ہماری حاضری کے count نہیں ہوں گے۔ اس لئے کل میٹ کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ اس کو مہربانی کر کے take up کرلیں اور جو تقریر کرنا چاہتے ہیں ان کو موقع دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ قاضی صاحب وقت یہ ہو گی کہ ہم کل کوئی اور کام نہیں کر سکیں گے۔

قاضی محمد انور۔ کل سے اس کو شروع کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے کل یہ شروع ہو گی۔

This is agreed. I think this is the consensus that we should adjourn for tomorrow. The House is adjourned till tomorrow to meet at 10.00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again at ten O'clock in the moring on Friday, April 24, 1998.]